قربانی کے تین دن یا چار دن

ہمارے ایک کرم فرمانے مالیگاؤں سے خط لکھا کہ یہاں بقرہ عید کے موقعہ پر ایام قربانی کے بارے میں غیر مقلدین حضرات اس کا پروپیگنڈہ کر کے عوام کو ورغلاتے ہیں کہ حنفیہ جو صرف تین روز قربانی کرتے ہیں وہ حدیث کے خلاف ہے، حدیث میں قربانی کے ایام چار روز ہیں، پھر انہوں نے حکم فرمایا کہ اس بارے میں ''زمزم'' میں کچھ لکھا جائے۔

ہمارے غیر مقلدین کرم فرماؤں کی احناف پر اتنی کرم فرمائیاں ہیں کہ ان کی کس کس بات کا جواب دیا جائے۔ تقلید ان کے یہاں شرک ہے، مقلدین مشرک ہیں، مشرکین سے قدم قدم پر یہ سوال کرنا کہ اپنے عمل کی کتاب وسنت سے دلیل پیش کرو، ہماری سمجھ میں تو بالکل نہیں آتا، غیر مقلدوں کو پہلے احناف سے یہ مطالبہ کرنا چاہئے کہ تم تمام اپنا ایمان درست کرو، مسلمان ہو جاؤ توحید اختیار کرو، پھر ہم دیکھیں گے کہ تمہارا عمل کتاب وسنت کے مطابق ہے کہ نہیں، مشرکین سے کتاب وسنت کی دلیل کا مطالبہ کرنا عقلاً ونقلاً بالکل نادرست ہے اور صرف احناف ہی کیوں؟ آج کل کے غیر مقلدین جو سلفیت کے نشہ سے بدمست ہیں اپنے سوا تمام مسلمانوں کو ایک ہی چھری سے ذبح کر رہے ہیں، مشرک بدعتی، قبر پرست سارے مسلمان، صرف زہاد کا یہی طبقہ خالص موحد اور اہلسنت والجماعت ہے، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا عاشق ان کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہے، ایک سلفی پاکستانی محقق کی یہ تحقیق ملاحظہ فرمائیے، فرماتے ہیں:

ان کثیرا بل اکثر من ینتمون الی المذاھب الاربعة من الحنفیة والمالکیة والشافعیة والحنابلة قبوریة (جھود علماء الحنفیة ج ۱ ص ۴۱۹)

مذاہب اربعہ یعنی حنفیہ شافعیہ مالکیہ اور حنابلہ میں بہت سے لوگ بلکہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ان کی اکثریت قبر پرست ہے۔

مزید ارشاد ہوتا ہے:

وهو لاء القبورية المنتسبة الى الائمة الاربعة فرق والوان وصنوف وافنان وهم اكثر من اهل التوحيد تكتظ بهم البلاد والبلدان.(ايضا ص ۴۲)

اور یہ قبر پرست لوگ جو ائمہ اربعہ کی طرف منسوب ہیں ان کے مختلف فرقے مختلف رنگ اور ان کی مختلف قسمیں ہیں ان کی تعداد موحدین سے زیادہ ہے شہر کے شہر اور ملک کے ملک ان سے بھرے ہیں۔

اور ان قبوریوں اور قبر پرستوں کے بارے میں انہی غیر مقلد سلفی موحد صاحب کا فیصلہ یہ ہے کہ:

ان القبورية فرقة مشركة وثنية (ايضا ص ۴۳۸)

ان قبر پرستوں کا فرقہ مشرکین اور صنم پرستوں کا فرقہ ہے۔

جب یہ طے شدہ حقیقت ہے کہ سلفیوں اور غیر مقلدین کے علاوہ تمام مسلمان یا کم از کم مسلمانوں کی اکثریت صنم پرست اور مشرک ہی ہے تو آخر ان مشرکین کو موحد اور مسلمان بنانے سے پہلے ان سے ان کے عمل کی دلیل کتاب وسنت سے مانگنا کس عقل سلیم کا تقاضا ہے۔

سلفیت کے نام سے خارجیت نے نیا جنم لیا ہے، خوارج نے اپنے سوا تمام مسلمانوں کو اسلام سے خارج کر کے دم لیا تھا اور آج یہی سلفی نام کے خوارج کر رہے ہیں کہ ان کے سوا بقیہ تمام مسلمان ایمان واسلام سے خارج ہیں۔

اس ابتدائی گذارش کے بعد اصل مسئلہ کے بارے میں رفع اشتباہ کے لئے درج

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ذیل سطور ملاحظہ ہوں۔

قربانی کے کتنے ایام ہیں یہ مسئلہ تو الگ ہے، ہمارے تو یہی سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ غیر مقلدین آخر قربانی ہی کیوں کرتے ہیں؟ اس لئے کہ قربانی کی فضیلت کے سلسلہ میں ان کے اکابر علماء کے بقول کوئی صحیح حدیث ہی نہیں ہے، اور غیر صحیح حدیث پر عمل کرنا غیر مقلدین الموسوم باہل حدیث کا شیوہ وشعار نہیں، یہ بیچارے تو صرف صحیح حدیث پر عمل کرتے ہیں، غیر صحیح حدیث پر عمل کرنا تو مقلدین کا کام ہے۔

مشہور غیر مقلد عالم اور محدث مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری فرماتے ہیں:

قال ابن العربی فی شرح الترمذی لیس فی فضل الاضحیة حدیث صحیح قلت الامر کما قال ابن العربی (تحفة الاحوذی ج۲ ص ۳۵۳)

یعنی ابن عربی نے شرح ترمذی میں فرمایا ہے کہ قربانی کی فضیلت کے بارے میں کوئی بھی صحیح حدیث نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں (یعنی مولانا مبارکپوری فرماتے ہیں) کہ بات وہی ہے جو ابن عربی نے کہی۔

جب بات وہی ہے جو ابن عربی نے فرمائی یعنی قربانی کی فضیلت کے بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے، تو غیر مقلدین کے یہاں قربانی کا عمل یقیناً باعث تعجب ہے۔ پس اولاً تو غیر مقلدین یہ بتلائیں کہ وہ قربانی کیوں کرتے ہیں جب کہ اس کی فضیلت کے بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے، ثانیاً یہ بتلائیں کہ غیر صحیح حدیث پر عمل کرنے کے جواز کے بارے میں کون سی صحیح حدیث ہے، قربانی کی فضیلت کے بارے میں آپ کے اکابر یہ صراحت کر رہے ہیں کہ اس کی بابت کوئی صحیح حدیث نہیں ہے لیکن قربانی کا عمل آپ کے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

یہاں عملاً متوارث ہے، اس عمل کی بنیاد جب صحیح حدیث نہیں ہے تو یقیناً آپ کا عمل غیر صحیح حدیث پر ہے، اب آپ بتلائیں کہ غیر صحیح حدیث پر عمل کرنے کے جواز کو بتلانے والی کون سی صحیح حدیث آپ کے پاس ہے اور وہ کس کتاب میں ہے؟

رہی یہ بات کہ مقلدین احناف کے یہاں جو قربانی کے صرف تین دن ہیں ان کا یہ عمل حدیث کے خلاف ہے۔

تو صرف احناف ہی پر یہ نظر کرم کیوں؟ کیا تین روز قربانی کا مسئلہ صرف احناف کا ہے یا یہی مذہب جمہور کا بھی ہے؟ صحیح حدیث کے خلاف عمل کرنے کا طعنہ آخر جمہور کو کیوں نہیں دیا جاتا ہے صرف احناف ہی کے ساتھ یہ لطف ومحبت کا معاملہ کیوں؟ امام احمد اور امام مالک کے یہاں تین روز قربانی ہے یا چار روز کیا غیر مقلدین کو اس کا علم نہیں ہے؟ حضرت عمر فاروق حضرت عبداللہ بن عمر حضرت عبداللہ بن عباس اور بہت سے صحابہ کرام کا عمل تین روز قربانی کا تھا یا چار روز؟ ان صحابہ کرام کے بارے میں غیر مقلدین کیا فیصلہ فرمائیں گے کیا وہ خلاف سنت قربانی کرتے تھے؟

ناظرین آپ کو یہ جان کر یقیناً حیرت ہوگی کہ قربانی کے ایام کے بارے میں جو مذہب احناف کا ہے وہی چاروں ائمہ میں سے امام مالک کا بھی ہے اور یہی مذہب امام احمد بن حنبل کا بھی ہے، اور صحابہ کرام میں سے یہی مذہب حضرت عمرؓ کا بھی ہے اور یہی مذہب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھی ہے، اور یہی مذہب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بھی ہے، حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بھی ہے اور یہی مذہب حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت انسؓ کا بھی ہے۔

یعنی اگر ائمہ متبوعین کو دیکھا جائے تو تین امام ایک طرف ہیں، حضرت امام ابو حنیفہ حضرت امام مالک حضرت امام احمد بن حنبل ان تینوں ائمہ فقہ وحدیث کا مذہب یہی ہے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کہ قربانی کے ایام صرف تین دن ہیں، بقرہ عید کا دن اور دو دن اس کے بعد، اور صحابہ کرام کو دیکھا جائے تو یہی مذہب ان اجلہ صحابہ کرام کا ہے جن کا ذکر اوپر ہوا۔

اگر قربانی صرف تین دن کرنا حدیث کے خلاف ہے تو نگاہ کرم صرف احناف ہی کی طرف کیوں اٹھتی ہے، آخر دوسروں کا نام لیتے ہوئے شرم کیوں آتی ہے، غیر مقلدین میں ہمت ہے تو کہیں حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت انسؓ، امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ ان تمام اسلاف امت کا عمل حدیث کے خلاف ہے(۱)۔

---

(۱) المغنی لابن قدامہ حنبلی مذہب کی مشہور کتاب ہے اور ''والدنا'' غیر مقلدین شیخ ابن باز کو جو اپنے زمانہ میں سعودیہ کی سب سے بڑی دینی شخصیت سمجھے جاتے تھے اور جن کا توصیہ حاصل ہو جانے کے بعد پورے سعودیہ میں بڑی آسانی سے چندہ کیا جا سکتا تھا غایت محبت سے ''والدنا'' یعنی ہمارے والد صاحب کہہ کر مخاطب کرتے ہیں، میں نے ایک جگہ سگے باپ کے علاوہ لفظ والد کے استعمال پر اعتراض کیا تھا کہ کتاب وسنت سے سگے باپ کے علاوہ کسی کے لئے لفظ والد کا استعمال ہمیں نہیں ملتا، اس لئے اس کا استعمال باپ کے علاوہ کسی غیر کے لئے جائز نہیں، ابن باز کے لئے بھی اس کا استعمال جائز نہ ہوگا خواہ چندہ ملے یا نہ ملے، تو اس پر ایک ڈاکٹر صاحب جواباً فرماتے ہیں، دیکھو حدیث میں آتا ہے انا لکم مثل الوالد مگر یہ جواب جیسا ہے وہ ظاہر ہے یہاں حضورؐ یہ نہیں فرما رہے ہیں کہ میں تمہارا والد ہوں بلکہ آپ یہ فرما رہے ہیں کہ میں تمہارے لئے تمہارے والد کے مثل ہوں، اور آنحضورؐ کا یہ فرمانا اپنی جگہ بالکل درست ہے، میرے اعتراض کا یہ جواب نہیں، کتاب وسنت کے علاوہ عرب کے کلام میں اس لفظ والد کا استعمال غیر باپ کے لئے ہمیں نہیں ملا، نہ مجازاً نہ حقیقۃً۔ میرا مشورہ ہے کہ غیر مقلدین اس لفظ والدنا کا استعمال ابن باز کے لئے ترک کردیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

شیخ ابن باز کے زیر اہتمام ریاض کے دارالافتاء سے شائع ہوئی ہے، اس میں قربانی کے سلسلہ میں لکھا ہے۔

ایام النحر ثلاثة یوم العید یومان بعده وھذا قول عمرو علی وابن عمر و ابن عباس وابی ھریرة وانس، قال احمد ایام النحر ثلاثة عن غیر واحد من اصحاب النبی ﷺ وھو قول مالک والثوری وابی حنیفة (المغنی ج۸ ص ۹۳۸)

یعنی قربانی کے تین دن ہیں، عید کا دن، اور دو دن اس کے بعد کے، اور یہی قول حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت انس رضی اللہ عنہم کا بھی ہے حضرت امام احمد نے کہا کہ قربانی کے تین دن ہیں اور یہی بہت سے صحابہ کرام سے مروی ہے اور یہی قول امام مالک امام ثوری اور امام ابوحنیفہ کا بھی ہے۔

ناظرین دیکھ رہے ہیں کہ چاروں ائمہ میں سے تین اماموں کا مذہب یہ ہے کہ قربانی کے ایام صرف تین ہیں، صرف امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ قربانی چار روز کی جائیگی مگر غیر مقلدین اپنی عادت کے مطابق جمہور کے خلاف مذہب اختیار کرنے کے باوجود جری اتنے ہیں کہ ان ائمہ ثلاثہ بلکہ صحابہ کرام کے عمل کو بھی حدیث کے خلاف بتلا رہے ہیں۔

حافظ ابن عبدالبر مشہور مالکی حافظ حدیث، محدث فقیہ ہیں، مذہب مالکی میں ان کی مشہور کتاب کا نام الکافی ہے یہ کتاب بھی ''والدنا'' شیخ ابن باز کے دارالافتاء ریاض سے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

شائع ہوکر مفت تقسیم ہوئی ہے، اس کتاب میں ایام نحر کے بارے میں لکھا ہے۔

ایام الذبح یوم النحر ویومان بعده ولایضحی
فی الیوم الرابع.(ج ۱ ص ۴۲۳)

یعنی قربانی کے دن قربانی والا یعنی عید کا دن ہے اور دو دن اس کے بعد ہیں، اور چوتھے روز قربانی نہیں کی جائے گی۔

دیکھا آپ نے، امام احمد اور امام مالک کا مذہب بھی قربانی کے دن کے سلسلہ میں وہی ہے جو امام ابوحنیفہ کا ہے، مگر غیر مقلدین کرم فرما صرف احناف کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ان کا مذہب حدیث کے خلاف ہے، امام احمد اور امام مالک کے خلاف یہ گونگے بنے رہتے ہیں۔

قربانی کے صرف تین دن ہیں المغنی میں اس کی جو دلیل ذکر کی گئی ہے وہ یہ ہے، فرماتے ہیں:

ولنا ان النبی ﷺ نهی عن ادخارلحوم الاضاحی فوق ثلاث ولا یجوز الذبح فی وقت لا یجوز ادخال الاضحیة الیه ولان یوم الرابع لایجب الرمی فیه فلم تجز التضحیة فیه کالذی بعده ولا نه قول من سمینا من الصحابة ولا مخالف لهم الاروية عن علی وقدروی عنه مثل مذهبنا (ایضا)

یعنی ہماری دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنے سے منع فرمایا تھا، پس اس روز قربانی نہیں جائز ہوگی جس دن میں گوشت کے ذخیرہ کرنے کی ممانعت رہتی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تھی۔اور دوسری دلیل یہ ہے کہ چوتھے دن رمی کرنا ضروری نہیں ہے
پس اس دن قربانی بھی جائز نہ ہوگی جیسے ان کے بعد کے دنوں میں،
تیسری دلیل یہ ہے کہ یہی مذہب ان صحابہ کرام کا بھی ہے جن کا اوپر
ہم نے نام لیا ہے۔اوران کا کوئی مخالف نہیں ہے سوائے حضرت علی
کی ایک روایت کے، ان کی ایک دوسری روایت ہمارے مذہب
کے موافق ہے۔

قربانی تین ہی روز ہے اس بارے میں میں حضرت امام احمد کے دلائل آپ نے ملاحظہ فرمائے۔اور جیسا کہ معلوم ہوا یہی مذہب امام مالک کا بھی ہے، امام مالک کے دلائل بھی یہی ہیں، نیز موٴطا میں امام مالک صحیح سند سے نقل کرتے ہیں۔

عن نافع ان ابن عمر قال الاضاحی یومان بعد یوم الاضحی وقال وبلغنی عن علی بن ابی طالب مثلہ

یعنی نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ عید
کے دن کے بعد قربانی کے دو دن ہیں، امام مالک نے یہ بھی فرمایا کہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی بات مجھے پہنچی ہے۔

میں نے یہاں حضرت امام ابوحنیفہ کے دلائل اس کے سوا مزید اور کیا ہیں ان سے تعرض نہیں کیا ہے اس لئے کہ ہم چاہتے ہیں کہ غیر مقلدین حضرات پہلے امام مالک اور امام احمد بن حنبل سے نمٹ لیں، اس کے بعد ہی احناف کے بارے میں مخالف حدیث مذہب اختیار کرنے کا فیصلہ فرمائیں جب ہم بھی انشاءاللہ کچھ عرض کریں گے۔

البتہ جن احادیث سے غیر مقلدین حضرات قربانی کے چار روز ہونے پر استدلال کرتے ہیں اس پر ایک نگاہ ڈال لی جائے تا کہ غیر مقلدین کے دلائل کا وزن بھی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

معلوم ہو جائے۔

معلوم ہے کہ غیر مقلدین حضرات عام طور پر جمہور کے خلاف مذہب اختیار کرنے میں ابن قیم وابن تیمیہ کے مقلد ہوتے ہیں، یعنی ائمہ اربعہ کی تقلید کا انکار یہ کرتے ہیں مگر عام طور پر ان مسائل میں جن میں ابن قیم وابن تیمیہ کی رائے جمہور کے خلاف ہوتی ہے غیر مقلدین دلائل و مسائل میں انہی کی پیروی کرتے ہیں، اور ان کا سارا میٹریل للصالہ انہیں دونوں کی تحقیقات و دلائل ہوتے ہیں، ابن قیم نے زادالمعاد میں قربانی کے چار دن ہونے پر جو نقلی دلائل پیش کئے ہیں وہ یہ ہیں۔

آنحضور ﷺ کا ارشاد حضرت جبیر بن مطعم نقل فرماتے ہیں۔

کل ایام التشریق ذبح (ج ۲ ص ۳۱۸)

یعنی ایام تشریق سب کے ایام ذبح ہیں (۱)

غیر مقلدین حضرات کا استدلال اس حدیث سے درج ذیل وجوہ سے باطل ہے اس لئے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے، خود ابن قیم فرماتے ہیں۔

الحدیث منقطع لا یثبت وصلہ (زادالمعاد ص ۳۱۷ ج ۲)

یعنی حدیث منقطع ہے، آنحضور تک اس کا موصول ہونا ثابت نہیں ہے۔

غیر مقلدین حضرات دوسروں سے صحیح حدیث کا مطالبہ کرتے ہیں، لیکن خود ان کے حرم میں ہر طرح کی گنجائش ہے، صحیح و غیر صحیح جس طرح کی حدیث سے چاہیں استدلال

---

(۱) ایام تشریق ان دنوں کو کہتے ہیں جن میں فرض نماز کے بعد زور سے تکبیر کہی جاتی ہے، یعنی نویں تاریخ کی فجر سے تیرہ تاریخ کی عصر کے وقت تک کا دن۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کریں، بہر حال یہ حدیث صحیح نہیں ہے، ابن قیم کی تصریح آپ کے سامنے ہے۔

دوسرے یہ کہ اس حدیث ہی سے استدلال کرنا ہے تو پھر ان کو پوری حدیث پر عمل کرنا چاہئے، اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ ایام تشریق قربانی کے دن ہیں، اور ہر ایک کو معلوم ہے کہ ایام تشریق ذی الحجہ کی نویں تاریخ ہی سے شروع ہو جاتے ہیں، پس اس حدیث کے ظاہر کا تقاضا ہے کہ نویں تاریخ ہی سے قربانی شروع ہو مگر ہمیں ایک غیر مقلد نظر نہیں آتا جو نو تاریخ کو بھی قربانی کرتا ہو، سوال یہ ہے کہ اس حدیث پر عمل کرنے والا یہ طریقہ آدھا تیتر آدھا بیٹر، غیر مقلدوں نے کیوں اختیار کیا ہے۔ نو تاریخ کو اس حدیث کی روشنی میں وہ قربانی کیوں نہیں کرتے ہیں۔

غرض اولاً تو یہ حدیث منقطع اور ضعیف ہے قابل استدلال نہیں دوسرے یہ کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ذی الحجہ کی نو تاریخ بھی قربانی کا دن ہے، اور غیر مقلدین کا خود اس پر عمل نہیں پس حدیث دوسروں کے لئے کیسے حجت ہو سکے گی۔ غیر مقلدین کا دوسرا استدلال حضرت علیؓ کا یہ اثر ہے، آپ کا ارشاد ہے۔

ایام النحر یوم الاضحی وثلاثة ایام بعده (ایضا ص ۳۱۹ ج ۲)

یعنی قربانی کے چار روز ہیں ایک روز عید کا اور تین روز اس کے بعد کے۔

تو اس سلسلہ میں پہلی گذارش یہ ہے کہ حضرت علیؓ صحابی ہیں اور صحابی کا قول غیر مقلدین کے یہاں حجت نہیں۔

نواب صاحب بھوپالی فرماتے ہیں:

وقول الصحابی لاتقوم به حجه (الرّوضة الندیة ۱۴۱ ج ۱)

یعنی صحابی کے قول سے حجت نہیں قائم ہوتی ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تو جب صحابی کے قول سے حجت نہیں پکڑی جا سکتی ہے اور معرض استدلال میں صحابی کا قول غیر مقلدین کے یہاں مردود ہے تو پھر حضرت علیؓ کے اس قول کو دلیل بنانا کیسے جائز ہوگا۔؟

دوسرے یہ کہ جیسا کہ المغنی اور موٴطا امام مالک کے حوالہ سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دو طرح کی روایت ہے، ایک یہ کہ قربانی کے ایام تین ہیں اور دوسری یہ کہ قربانی کے ایام چار ہیں، تو ان دونوں روایتوں میں سے چار والی روایت کو اختیار کرنے کی کوئی مضبوط دلیل ہونی چاہئے، اور وہ دلیل غیر مقلدین کے پاس نہیں ہے، البتہ تین دن والی روایت کو ترجیح اس لئے حاصل ہوگی کہ جیسا کہ المغنی میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مذہب قربانی کے بارے میں تین دن کا تھا، تو وہ حدیث جو قول وفعل دونوں کے مطابق ہو اس کی ترجیح بالکل ظاہر ہے اس کو چھوڑ کر دوسری روایت کو اختیار کرنا عقل کے بالکل خلاف ہے، ان دونوں حدیث کے علاوہ کوئی اور صحیح حدیث اس بارے میں نہیں ہے جن سے غیر مقلدین کا استدلال درست ہو، اور ان دونوں حدیث کا حال معلوم ہو چکا کہ یہ قطعا غیر مقلدین کے اصول پر قابل استدلال نہیں ہیں۔

مگر تعجب ہے کہ غیر مقلدین اپنی کل اس جمع پونجی پر ایسے نازاں ہیں کہ جمہور ائمہ دین وصحابہ کرام کے عمل کو خلاف سنت بتلاتے ہیں، اور جو مذہب اہل اسلام کی اکثریت کا ہے اس کو وہ غلط کہتے ہیں۔ افسوس کہ اس بے راہ روی کے باوجود بھی ان کا دعوی یہی ہے کہ کتاب وسنت پر عمل کرنے والے صرف وہی ہیں۔

حضرت امام احمد بن حنبل کا یہ فرمان بھی ناظرین اپنے ذہن میں رکھیں، وہ فرماتے ہیں۔

ایام الاضحی التی اجمع علیها ثلاثة ایام (المغنی ج ۸

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ص ۹۳۸)

یعنی قربانی کے ایام جن پر اجماع ہے تین دن ہیں۔

غیر مقلدین سے تو خیر انصاف کی توقع نہیں کی جا سکتی مگر عام ناظرین خود فیصلہ فرمائیں کہ امام احمد کے اس ارشاد کی روشنی میں اور گذشتہ کی اب تک کی باتوں سے کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان لوگوں کا مذہب زیادہ قوی اور مضبوط ہے جن کا قول قربانی کے صرف تین روز کا ہے، چار روز والا مذہب دلائل کے لحاظ سے بھی قوی نہیں نیز اس میں احتیاط کا وہ پہلو بھی نہیں جو تین روز والے مذہب میں ہے اور یہی وجہ ہے کہ اجلہ صحابہ کرام کا بھی مسلک یہی تھا کہ وہ صرف تین روز قربانی کے قائل تھے جیسا کہ گزشتہ سطور میں واضح کیا گیا ہے۔

اب اخیر میں ایک بات جو غیر مقلدین حضرات سے پوچھنے کی ہے وہ یہ ہے کہ جیسا کہ اس مضمون کے ابتدائی حصہ سے معلوم ہوا کہ غیر مقلدین کے اکابر علماء کو تسلیم ہے کہ قربانی کی فضیلت کے سلسلہ میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے مگر غیر مقلدین اس کے باوجود قربانی کرتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ چار روز قربانی کے بارے میں بھی آنحضورؐ سے کوئی صحیح حدیث مروی نہیں ہے لیکن غیر مقلدین حضرات چار روز قربانی ہی کو قربانی کی اصل سنت سمجھتے ہیں، لیکن اللہ کے رسول ﷺ کی صحیح حدیث بخاری میں موجود ہے کہ آپ ﷺ جہاں دوگانہ ادا کرتے تھے وہیں (جس کو مصلیٰ کہا جاتا ہے) قربانی بھی کرتے تھے تو پھر کیا وجہ ہے کہ بخاری کی اس صحیح حدیث پر غیر مقلدین کا عمل نہیں اور یہ لوگ عیدگاہ کے بجائے اپنے گھروں میں قربانی کرتے ہیں، بخاری کی حدیث حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے اور وہ یہ ہے۔

عن ابن عمر قال كان النبي ﷺ يذبح وينحر بالمصلى

(رواه البخاري، مشكوة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ دوگانہ ادا
کرنے کی جگہ قربانی کیا کرتے تھے۔

ضعیف احادیث پر عمل کرنے کے لئے وہ شورا اور شوری اس صحیح حدیث سے آنکھ بند کر لینے کا مجرمانہ عمل غیر مقلدین نے کیوں اختیار کیا ہے؟ کیا غیر مقلدین حضرات اس کا کوئی معقول جواب دیں گے؟

Difa e Ahnaf Library
App

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1